Content for Essay Writing Competition for Classes 6th to 10th students

ازواج مطہرات کے ساتھ معاشرت

ازواج مطہرات کی تعداد نو تک پہنچی تھی۔ ان میں عام اصول فطرت کے موافق ہر مزاج اور ہر طبیعت کی عورتیں تھیں۔ باہم رشک اور منافست بھی تھی۔ آپ ﷺ چونکہ ہمیشہ فقر و فاقہ سے بسر کرتے تھے ان کی خورش و پوشش کا انتظام بھی خاطر خواہ نہیں ہوسکتا تھا اس لئے ان کو شکایت کا موقع ملتا تھا۔ ان تمام حالات کے ساتھ آپ ﷺ کی جبین خلق پر کبھی شکن نہیں پڑتی تھی۔

حضرت خدیجہؓ کے ساتھ آپ ﷺ کو بے پناہ محبت تھی۔ جب وہ عقد میں آئیں تو آپ ﷺ کا ریعان شباب اور ان کا بڑھاپا تھا۔ تاہم آپ ﷺ نے ان کی وفات تک کوئی شادی نہیں کی۔ وفات کے بعد بھی جب کبھی ان کا ذکر آجاتا تو جوش محبت سے بے تاب ہوجاتے۔

حضرت خدیجہؓ کے بعد حضرت عائشہؓ ازواج مطہراتؓ میں سب سے محبوب تر تھیں۔ لیکن محبت کے اسباب وہ نہ تھے جو عام انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ حسن صورت میں حضرت صفیہؓ ان سے بڑھ کر تھیں۔ دیگر ظاہر محاسن میں بھی دیگر ازواج ان سے کم نہ تھیں۔ لیکن حضرت عائشہؓ کی قابلیت ذہانت قوت اجتہاد، دقت نظر وسعت معلومات ایسے اوصاف تھے جو ان کی ترجیح کا اصلی سبب تھے۔

معاشرت کے چند موثر واقعات

ایک دفعہ چند ازواج مطہراتؓ نے حضرت فاطمہ زہراؓ کو سفیر بنا کر آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جناب سیدہؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ دستور کے موافق پہلے اذن طلب کیا۔ اجازت ملی تو سامنے آئیں۔ اور عرض کی کہ ازواج مطہراتؓ نے مجھ کو وکیل بنا کر بھیجا ہے کہ آپؐ ابوبکرؓ کی بیٹی کو ہم پر کیوں ترجیح دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" جان پدر! کیا تم اس کو نہیں چاہتی جس کو میں چاہتا ہوں؟ جناب سیدہؓ کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ واپس جا کر ازواج مطہراتؓ سے کہا میں اس معاملہ میں دخل نہ دوں گی۔

اب اس خدمت (سفارت) کے لئے حضرت زینبؓ انتخاب کی گئیں کیونکہ ازواج میں سے حضرت زینبؓ کو خصوصیت کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی ہمسری کا دعوی تھا۔ اس لئے وہی اس خدمت کے لئے زیادہ موزوں تھیں۔ انہوں نے یہ پیغام بڑی دلیری سے ادا کیا اور بڑے زور کے ساتھ یہ ثابت کرنا چاہا کہ حضرت عائشہؓ اس رتبہ کی مستحق نہیں ہیں۔ حضرت عائشہؓ چپ سن رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کی طرف دیکھتی جاتی تھیں۔ حضرت زینبؓ جب تقریر کر چکیں تو مرضی پا کر کھڑی ہوئیں اور اس زور شور کے ساتھ تقریر کی کہ حضرت زینبؓ لاجواب ہو کر رہ گئی، آنحضرتؐ نے فرمایا" کیوں نہ ہو ابوبکرؓ کی بیٹی ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ شادی کرنے کے لئے عورت کا انتخاب چار اوصاف کی بنا پر ہوسکتا ہے۔ مال/نسب/حسن/دینداری۔

سوئم دیندار عورت تلاش کرو۔ آپ ﷺ کو ہر کام میں سب سے مقدم جو چیز پیش نظر ہوتی تھی وہ دین ہوتا تھا اس لئے ازواج میں بھی وہی زیادہ منظور نظر ہوتی تھیں جن سے دین کی خدمت زیادہ ادا ہو سکتی تھی۔ ازواج مطہراتؓ کو باز یابی کا زیادہ موقع ملتا تھا۔ وہ خلوت جلوت کی شریک صحبت تھی اس لئے مذہبی احکام و مسائل کے علم و اطلاع کا بھی ان کو سب سے زیادہ موقع مل سکتا تھا۔ لیکن ساتھ ہی اس کی ضرورت تھی کہ مسائل کے سمجھنے اور نکات شریعت کی تہ تک پہنچنے کی بھی قابلیت ہو۔ جس میں یہ قابلیت جس قدر زیادہ ہوتی اسی قدر زیادہ فائدہ اٹھا سکتا تھا۔

حضرت عائشہؓ مجتہدانہ دل و دماغ رکھتی تھیں۔ اس لئے قرب صحبت سے اس قدر فائدہ اٹھا سکیں کہ بڑے بڑے نازک اور دقیق مسائل میں وہ اکابر صحابہؓ سے مخالفت کرتی تھیں اور اکثر مسئلوں میں ان کے فہم و دقت نظر کا پلہ بھاری نظر آتا ہے۔ چنانچہ اس کی کسی قدر تفصیل حضرت عائشہؓ کے حالات میں گزر چکی ہے۔

معمول تھا کہ آپ ﷺ تمام ازواج مطہراتؓ کے گھروں میں (جو پاس پاس تھے) تشریف لے جاتے۔ ایک ایک کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرتے۔ جب ان کا گھر آ جاتا جن کی باری ہوتی تو شب کو وہیں قیام فرماتے۔ یہ ابوداؤد کی روایت ہے۔

زرقانی میں حضرت ام سلمہؓ کے حال میں لکھا ہے کہ عصر کا وقت ہوتا تھا اور ابتدا حضرت ام سلمہؓ سے ہوتی تھی۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جن کی باری ہوتی تھی انہی کے گھر پر تمام ازواج مطہراتؓ آ جاتی تھیں اور دیر تک صحبت رہتی تھی۔ کچھ رات گئے سب رخصت ہو جاتی تھیں۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ گو ازواج میں کبھی کبھی منافقت کا اظہار ہوتا تھا لیکن دل صاف تھے اور باہم مل کر لطف صحبت اٹھائی تھیں۔ آپ ﷺ کے شرف صحبت نے جس طرح ان آئینوں کو جلا دی تھی اس کا انداز افک کے واقعہ سے ہو سکتا ہے جس میں عائشہؓ کو منافقین نے تہمت لگائی تھی۔ اس سے بڑھ کر حریفوں کے لئے انعام کا کیا موقع مل سکتا تھا۔ لیکن باجواس معاملہ کے کہ غیر متعلق لوگ تہمت لگانے میں آلودہ ہو گئے تھے۔ تاہم ازواج مطہراتؓ کا دامن صاف رہا۔ حضرت عائشہؓ کی بڑی حریف زینبؓ تھیں۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا تو انہوں نے کانوں پر ہاتھ رکھا کہ محض یہ ایک تہمت ہے۔ حضرت عائشہؓ جب واقعہ ایک ایک کا ذکر کرتی تھیں تو ہمیشہ حضرت زینبؓ کی پاک باطنی کی شکر گزاری ظاہر کرتی تھیں۔ چنانچہ بخاری کی متعدد روایتوں میں تفصیلاً مذکور ہے۔

آپ ﷺ جس طرح ازواج مطہراتؓ کی خاطر داری فرماتے اور ان کی نازک مزاجیاں برداشت کرتے تھے۔ اس کا انداز و ذیل کے واقعات سے ہوگا۔

ایک دفعہ ازواج مطہراتؓ سفر میں تھیں۔ ساربان اونٹ کو تیز ہانکنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھنا یہ آبگینے (شیشے) ہیں۔ حضرت صفیہؓ کھانا نہایت عمدہ پکاتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے کھانا پکا کر آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ اس وقت حضرت عائشہؓ کے گھر تشریف رکھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے خادم کے ہاتھ سے پیالہ چھین کر زمین پر دے مارا۔ آپ ﷺ نے پیالے کے کڑے چن چن کر یکجا کئے اور ان کو جوڑا۔ پھر دوسرا پیالہ منگوا کر واپس کر دیا۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ آپ ﷺ سے برہم ہو کر بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں۔ اتفاقاً حضرت ابوبکرؓ آ گئے اور حضرت عائشہؓ کو پکڑ کر تھپڑ مارنا چاہا کہ تو رسول اللہ سے چلا کر بولتی ہے۔ آپ ﷺ بیچ میں آ گئے اور حضرت عائشہؓ کے آڑے آ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ غصہ میں بھرے ہوئے باہر چلے گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے کہا: کیوں؟ کس طرح تم کو بچا لیا۔ چند روز کے بعد حضرت ابوبکرؓ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو حالت بدل چکی تھی۔ بولے کہ مجھ کو بھی صلح میں شریک کیجیے جیسا کہ اس موقع پر میں نے جنگ میں شرکت کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور ہاں"

ایک دفعہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ " تو مجھ سے جب ناراض ہوتی ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں۔ بولیں کیونکر ارشاد ہوا: جب تو خوش رہتی ہے (اور کسی بات پر قسم کھاتی ہوتی ہے) تو یوں قسم کھاتی ہے محمد ﷺ کے اللہ کی قسم اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو

کہتی ہے ابراہیمؑ کے خدا کی قسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ میں صرف آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں۔

حضرت عائشہؓ شادی کے وقت بہت کم سن تھیں اور لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ اتفاقاً آ جاتے تو لڑکیاں بھاگ جاتیں۔ آپ ﷺ ان کو بلا کر حضرت عائشہؓ کے پاس بھیج دیا کرتے۔

حبشی ایک چھوٹا سا نیزہ رکھتے ہیں جس کو حراب کہتے ہیں اور جس طرح ہمارے ملک میں پٹہ ہلاتے ہیں بھٹی اس سے کھیلتے ہیں۔ ایک دفعہ عید کے دن حبشی یہ تماشا دکھا رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ ﷺ آگے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ دوش مبارک پر رخسار رکھ کر تماشا دیکھنے لگیں اور دیر تک دیکھتی رہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا، کیوں ابھی تک تم سیر نہیں ہوئیں؟ بولیں نہیں، آپ ﷺ چپ رہے۔ یہاں تک کہ خود تھک کر ہٹ گئیں۔

ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گڑیوں سے کھیل رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے پر بھی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ بولیں کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پر بھی تھے۔ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا ہے عوام میں مشہور ہے کہ پہلے گھوڑوں کے پر ہوتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ نے اس بناء کر گھوڑوں کی سیر میں ان کی نماز قضا ہو گئی تھی پر کٹوا دیئے۔ اس وقت سے پر جاتے رہے لیکن نشان اب بھی باقی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے اس واقعہ کیطرف اشارہ کیا تھا۔

ایک دفعہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آؤ تیز قدمی کا مقابلہ کریں۔ حضرت عائشہؓ اس وقت تک دوبلی پتلی تھیں آگے نکل گئیں۔ جب سن زیادہ ہوا اور پر اندام ہو گئیں تو پھر مسابقت کی نوبت آئی۔ اب کے وہ پیچھے رہ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کی اس دن کا جواب ہے۔